خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
19- اکتوبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
خطبہ نمبر 26
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد45-80 نمبر235 جمعرات 23 جمادی الاول-1416ھ' 19 اخاء 1374ہش' 19-اکتوبر 1995ء

شریر کی شرارت شریر کے حوالہ کرو اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ

جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں سے اخلاق' مروت اور ہمدردی برتتے ہیں تو ان میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوا؟ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھلاؤ۔ تب تمیز ہوگی دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جو رنفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں۔ کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آجاوے تو اسے غنیمت خیال کرنا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولایت کا مضمون صفات باری تعالیٰ کو سمجھنے سے تعلق نہیں رکھتا' ان کو اپنی ذات میں جاری کرنے سے تعلق رکھتا ہے

(خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 7- شہادت 1374ہش (7- اپریل 1995ء (بمقام بیت الفضل- لندن برطانیہ)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا

تمام حسین نام اللہ ہی کے ہیں (-) پس اس کو انہی ناموں سے پکارو۔ (-) جو اس کے ناموں میں الحاد سے کام لیتے ہیں۔ (-) انہیں جو وہ کام کرتے ہیں ان کا بدلہ دیا جائے گا یا وہ بدلہ دیئے جائیں گے ان کاموں کا جو وہ کرتے ہیں۔

اس (-) کا تعلق اسی مضمون سے ہے جو میں گزشتہ چند خطبوں میں بیان کر رہا ہوں بلکہ عید کے دن غالباً اس کا آغاز ہوا تھا اس کے بعد بیچ میں دو خطبات آئے ہیں اور یہ تیسرا ہے۔ پہلے اس سے کہ میں یہ مضمون شروع کروں آج ایک نئے ملک میں ایک نئی (بیت الذکر) کے افتتاح کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ "پاپوانیوگنی" کی (بیت الذکر) ہے اور اس کا نام "بیت الکریم" رکھا گیا ہے۔

اب جتنے بھی (بیوت الذکر) کے نام رکھے جا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے نام پر ہی ہیں یا اللہ کے اسماء پر ہی ہیں۔ پس اس مضمون کا بھی جو پہلا مضمون بیان ہو رہا ہے اس کے ساتھ ایک ذاتی تعلق بن جاتا ہے۔ یعنی آج کریم نام کی (بیت الذکر) کا' جو اللہ کے کریم نام کی طرف منسوب ہو رہی ہے' اس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ یہ جو ملک ہے اس کا حدود اربعہ یہ ہے کہ اس کے ایک طرف انڈونیشیا واقع ہے اور تھائی لینڈ اس کے قریب ہے۔ آسٹریلیا اس کے جنوب میں ہے۔ آسٹریلیا کے شمال سے قریب ہے یہ جزیرہ۔ بلکہ بہت سے سینکڑوں جزائر پر مشتمل ایک ملک ہے اور مشرق میں ملائشیا ہے اور میلائشیا بھی بہت سے جزائر پر مشتمل علاقہ ہے۔ اس جزیرے میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1987ء میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ پھر غلطی سے جزیرہ کہہ دیا ہے جزائر پر مشتمل اس ملک میں سب سے پہلے 1987ء میں جماعت کا قیام عمل میں آیا' جو ایک رضاکار مخلص واقف کے ذریعے ہوا یعنی محمد اکرم صاحب احمدی۔ ان کو یونائیٹڈ نیشنز کے ذریعہ وہاں کام ملا تھا اور مجھ سے مل کر یہ عہد کر کے گئے تھے کہ وہاں ضرور جماعت کو قائم کریں گے۔ اگرچہ وہاں رہنے کے حالات بہت ہی مشکل تھے لیکن خالصتہً "اس نیت کے ساتھ کہ جب تک جماعت قائم نہ ہو اور (بیت الذکر) تعمیر نہ ہو جائے یہ وہاں سے نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جو کنٹریکٹس (Contracts) کی مدت تھی وہ بھی بڑھا دی اور اب اللہ کے فضل کے ساتھ یہ سارے کام اب اپنے پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔

اس (بیت الذکر) کے آغاز کے لئے میں نے اپنا نمائندہ رفیق چانن صاحب کو بنایا ہے جو تھائی لینڈ سے وہاں پہنچے ہیں۔ رفیق چانن صاحب ہمارے سوئس (Swiss) احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو اپنی زندگی کے اس دور میں بہت تاریخی خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ تھائی لینڈ میں بھی اور اردگرد کے علاقوں میں بھی ایسے ملکوں میں جہاں احمدیت کا نام تک لوگ نہیں جانتے تھے وہاں ان کو خدا کے فضل کے ساتھ انڈونیشیا کے (مربیان) اور دوسرے رضاکاروں کی مدد سے جماعتیں قائم کرنے کی توفیق مل گئی ہے اور بہت ٹھوس کام اس علاقے میں ہو رہا ہے۔ اس لئے میں نے ان کو اپنے نمائندے کے طور پر وہاں (بیت الذکر) کے افتتاح کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ بھی انڈونیشیا سے اور اردگرد کے ممالک سے بہت سے مخلصین شرکت کے لئے وہاں آج جمع ہوئے ہیں۔

یہ ایک ایسا ملک ہے جس پر عیسائیت کا بہت بھاری غلبہ ہے اور ایک عرصے تک عیسائیت کے سوا کسی کو وہاں پیغام پہنچانے کی اجازت ہی نہیں تھی۔ جماعت احمدیہ کو بھی آغاز میں بہت دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ عیسائیوں نے کھل کر مخالفت کی (بیت الذکر) کی بھی مخالفت کی' ہر حکومت کی سطح پر بھی انہوں نے اثر و رسوخ ڈالنے کی کوشش کی۔ کھل کر اخباروں میں عیسائی پادریوں نے مضمون لکھے کہ عیسائیت کے سوا اس ملک میں کسی اور کو (دعوت الی اللہ) کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ اور وہ پالیسی جو ساری دنیا میں عیسائی ملک پیش کرتے ہیں آزادی ضمیر کی' جہاں موقع ملا وہاں خود اس پالیسی کو اپنے قدموں تلے کچل دیا اور کھلم کھلا مذہب کو اپنے نام منسوب کر کے اس کے تمام حقوق اپنی طرف وابستہ کر لئے۔ اس سلسلے میں ہمیں بڑی جدوجہد کرنی پڑی ہے۔ تمام دنیا سے ان کی ایمبیسیز کو اور ان کے ملک کو خطوط لکھوائے گئے' اخبارات میں بھی احتجاج کروائے گئے۔ ان اخبارات کو جو نسبتاً آزاد تھے مضامین لکھ کر بھیجے گئے۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے ان کا مثبت اثر ظاہر ہوا اور حکومت نے یہ قطعی فیصلہ کر لیا جو سیاسی حقوق ہیں اور تمدنی حقوق ہیں ان پر ہم کسی قیمت پر مذہب کو اثر انداز نہیں ہونے دیں گے۔ یہاں تک کہ ان کے سب سے بڑے افسر نے جو عیسائیت سے متاثر تھا اور متعصب تھا اس نے جب حکومت کے سامنے اس (بیت الذکر) کی منظوری کے آخری فیصلے سے پہلے ایک نوٹ لکھا' میمورنڈم جس کو کہتے ہیں' اس میں کہا کہ عیسائی چونکہ بہت مخالف ہیں اس لئے اس مسئلہ پر ہمیں ہر پہلو سے غور کرنے کے بعد پھر فیصلہ کرنا چاہئے۔ تو پرائم منسٹر صاحب نے اس پر جو مختصر جواب لکھا وہ یہ تھا کہ تم اپنے کام سے کام رکھو۔ حکومت کے قوانین کی پابندی کرنا تمہارا کام ہے۔ ان قوانین میں جہاں کہیں کوئی رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تمہارا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کرو لیکن ان قوانین سے ہٹ کر باہر کے معاملات کا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر تم نے کام کرنا ہے تو قوانین کے مطابق کرو۔ یہ اتنا واضح جواب تھا کہ اس کے بعد پھر کسی کو جرات نہیں ہوئی اور خدا کے فضل سے (بیت الذکر) پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے' ساتھ مشن ہاؤس بھی بن گیا ہے۔ (-)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کی جماعت جو تمام عیسائیوں میں سے آئی ہے بہت ہی مخلص ہے اور شدید خطرناک حالات کے مقابلے میں ثابت قدم ہے۔ وہاں فاصلے بہت طویل ہیں۔ جزائر ہیں چونکہ پھیلے ہوئے ہیں اس لئے بہت فاصلوں کا مسئلہ ہے ایک دوسرے سے رابطہ کرنا۔ مجھے صحیح یاد نہیں کہ ہزار میل یا ڈیڑھ ہزار میل کا معاملہ ہے لیکن یہ مجھے خطوں سے اندازہ ہے کہ کافی فاصلے ہیں اور سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ سڑکوں کا نظام کوئی نہیں۔ بہت کم ہیں سڑکیں اور جنگل اتنے خطرناک ہیں کہ ان کو عبور کرنا ان کے لوکل باشندوں کے لئے بھی آسان نہیں ہے۔ چنانچہ اکثر جگہ روابط ہوائی جہاز کے یا ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہوتے ہیں یا پھر وہ جنگلی لوگوں نے اپنے کچھ رستے بنا رکھے ہیں وہ ان میں سفر کرتے ہیں۔ کہیں کوئی قتل ہو جائے' کسی کے گھر جلا دیئے جائیں حکومت کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے مقامی لوگ جب کسی کی مخالفت کریں تو اس کا سامنا کرنا آسان کام نہیں ہے کوئی قانون کا ہاتھ آپ کی حفاظت کے لئے وہاں نہیں پہنچتا۔ ایسے علاقوں میں جہاں احمدی ہوئے ان کو یہی دھمکیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

دی گئیں کہ تمہارے گھر جلائے جائیں گے اور بڑی شدید مخالفت کا سامنا ان کو کرنا پڑا۔ یہ اللہ کے فضل سے ایک بھی (منحرف) نہیں ہوا۔ ثابت قدم رہے اور ساتھ اس کے علاوہ پھیلتے بھی رہے۔ چنانچہ اب ایسی فضا پیدا ہو گئی ہے کہ احمدیت کو (-) ایک مستقل مقام مل چکا ہے۔ پس اللہ کے فضل سے یہ ہمارے جو رضاکار واقفین زندگی ہیں انہوں نے بڑے بڑے کارنامے اس دور میں سرانجام دیئے ہیں اللہ ان سب کا حامی و ناصر ہو' ان کے کاموں میں برکت دے (-) یہ دعا ہے اس کے ساتھ میں آپ سب کی طرف سے اور اپنی طرف سے حاضرین اجلاس کو محبت بھرا سلام پہنچاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دعائیں بھی اور ہر ایسی صورت میں کہ ان کو مدد کی ضرورت ہو ان کی مدد بھی (اللہ نے چاہا تو) آپ کے شامل حال رہے گی۔

یہ (-) جو میں نے (پڑھی) تھی اس کا تشریح والا ترجمہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے الفاظ میں یہ ہے کہ "خدا کے تمام کامل نام اسی سے مخصوص ہیں اور ان میں شرکت غیر کی جائز نہیں۔ سو خدا کو انہی ناموں سے پکارو جو بلا شرکت غیرے ہیں یعنی نہ مخلوقات ارضی و سماوی کے نام خدا کے وضع کرو اور نہ خدا کے نام مخلوق چیزوں پر اطلاق کرو اور ان لوگوں سے جدا رہو کہ خدا کے ناموں میں شرکت غیر جائز رکھتے ہیں (-) یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے ناموں میں شرکت غیر جائز سمجھتے ہیں) عنقریب وہ اپنے کاموں کا بدل پائیں گے"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص 436، 437)

یہ جو اقتباس ہے یہ اس مسئلے کو سمجھنے میں مزید ممد ہے جس کا ذکر میں نے پچھلے خطبے میں کیا تھا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے نزدیک اللہ کا نام مشتق نہیں ہے یعنی کسی اور نام سے نہیں نکلا بلکہ ہمیشہ سے یہی نام اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور اس کا اگلا قدم یہ ہے کہ اس کی تمام صفات بھی ہمیشہ سے اسی کی ہیں اور وہ خود مشتق نہیں ہے۔ یہ ایک بہت ہی عظیم الشان انکشاف ہے اور اس کی روشنی میں جب ہم حقیقت پر غور کرتے ہیں (-) اور اس مضمون کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ایک نئے رنگ میں یہ مضمون ہمارے سامنے ابھرتا اور روشن ہوتا ہے۔

اول بات تو یہ ہے کہ اللہ اگر ہمیشہ سے ایک نام ہے اور کسی اور نام سے نہیں نکلا ہوا تو اس کی صفات اگر دوسرے مخلوق ناموں سے نکلی ہوں تو کیا وہ بعد میں جمع ہوئیں۔ اس لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک ایسا طبعی منطقی نتیجہ نکالا ہے جس کا متبادل ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ نام کسی چیز کا ہے کسی وجود کا ہے اور وجود اپنی صفات سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر وجود کی صفات نہ ہوں تو نام بے معنی ہے۔ نام ایک خلائی نام ہے اس کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ اگر وہ وجود کوئی صفات رکھتا ہے اور وجود دائمی ہے تو وہ صفات بھی دائمی ہونا ضروری ہیں اور ان کو حرفوں سے' لفظوں سے' مشتق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہاں وہ صفات جو انسانی زندگی میں ہمیں انسانوں یا دوسری چیزوں پر اطلاق پاتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں ان کو خدا کے ناموں سے مشتق سمجھنا پڑے گا۔ یعنی دائمی حقیقت صفات باری تعالیٰ کی ہے اس سے ملتے جلتے نام جب روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہوتے ہیں تو وہ تخلیق ہیں نام اور تخلیق ہیں خدا کے اسماء کے پرتو کے طور پر۔

پس (-) مطلب یہ بنے گا کہ وہ لوگ جو اللہ کے اسماء کا بذاتہ اپنی ذات میں متصف ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم رحمان ہیں' ہم رحیم ہیں۔ وہ الحاد کرنے والے ہیں' وہ مشرک ہیں اور خدا کا شریک ٹھہرانے کا ادعا کرتے ہیں یا کوشش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں جب ہم اس مضمون کو اس ابتدائی شکل میں ذہن میں جما لیں تو پھر (یہ صورت) ہمارے سامنے ابھرتی ہے (-) اللہ اگر اسماء کے مجموعے کا نام ہے جو اللہ کی طرف بطور صفات منسوب ہوتے ہیں تو اللہ پیدا نہیں ہوا تو کوئی ایک اسم یا ایک صفت بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر اللہ نے پیدا نہیں کیا تو وہ اپنی اس صفت کو جو اس کی ذات کا خاصہ ہے اس کو اس طرح پیدا نہیں کرتا جس طرح باپ بچے کو پیدا کرتا ہے یا ماں بچے کو پیدا کرتی ہے۔ اس کے پرتو تخلیق کرتا ہے۔ اور اس مضمون کو (یہ بات) خوب کھول دیتی ہے۔ (-) یعنی اس کا کوئی بھی کفو کسی لحاظ سے موجود نہیں اور کفو ہونے کے لئے صفات کا اشتراک ضروری ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی صفات کا حامل دوسرا وجود پیدا نہ کرنا قطعی طور پر یہ ثابت کرتا ہے کہ تمام صفات الٰہی خدا تعالیٰ کی ذات کی طرح نہ صرف یہ کہ قدیم سے ہیں بلکہ ان صفات کا بعینہ ان پر مشتمل کوئی وجود اللہ تعالیٰ ایسا پیدا نہیں کرتا جیسے ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور وہ ساری صفات کو اپنے اندر لئے ہوئے پیدا ہوتا ہے۔ باپ کا نطفہ ماں کے پیٹ میں بچہ بنانے میں ممد ہوتا ہے اور باپ کی صفات کے تمام نقوش اس پر مرتسم ہوتے ہیں اور ان نقوش کو لے کر بچہ انہیں صفات کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔ تو زندگی کی بنیادی صفات جو زندگی کے مختلف خلیوں میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نقش ہیں وہ آگے بڑھتی ہیں مگر خدا کے وجود میں اس قسم کا اضافہ ممکن نہیں ہے۔

اب یہ پہلو سمجھنے کے بعد سوال یہ ہے کہ "رحمان" کیا چیز ہے۔ کیا لفظ رحمان مشتق ہے کہ نہیں۔ عربی دان' گرامر کے ماہر کہتے ہیں لفظ رحم سے مشتق ہے اور رحم وہ مادہ ہے جس سے لفظ رحمان بھی مشتق ہے اور عورت کا بدن کا وہ جزو جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے بچہ دانی یا یوٹرس' اس کا نام رحم ہے وہ بھی رحم سے مشتق ہے۔ اور اگر اس مضمون کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر آگے تمام صفات باری تعالیٰ انسانی زبانوں میں استعمال ہونے والے الفاظ سے مشتق معلوم ہوں گی یعنی ان سے نکلی ہوئی ہیں۔ تو (-) یہ دعویٰ کہ تمام صفات باری تعالیٰ ازل سے اسی طرح ہیں اور ایک بھی صفت کسی انسان کی بنائی ہوئی زبان سے مشتق نہیں ہے' یہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ اس پہلو سے میں نے آنحضرت ﷺ کے ارشادات کا مطالعہ کیا کیونکہ مجھے یاد تھا کہ رحمان کا تعلق رحم سے جوڑا گیا ہے اس لئے یہ کیسے جوڑا گیا۔ یہ مسئلہ تھا جس کو حل کرنے کے لئے میں نے متعلقہ حدیثیں نکلوائیں تو آپ بھی دیکھیں تو آپ ورطہ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ آنحضرت ﷺ نے اس مضمون کو کن الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

ترمذی ابواب البر والصلۃ اس میں ہے حضرت ابو الدرداءؓ بیمار ہوئے۔ حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ نے ان کی عیادت کی اور فرمایا کہ میرے علم کے مطابق ان میں سے سب سے بہتر اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ابو محمد ہیں۔ پھر حضرت عبد الرحمان بن عوف نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میں رحمان ہوں اور میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اسے اپنے اسم سے پھاڑا ہے یعنی رحم کسی لفظ رحمت سے نہیں نکلا بلکہ رحمان خدا سے رحم نکلا ہے اور کن معنوں میں نکلا ہے اس کا میں ابھی ذکر کرتا ہوں۔ جو لفظ ترجمہ کیا گیا ہے "پھاڑا" (-) میں نے اپنے نام سے اس کو پھاڑا۔ اس سے یہ غلط تصور بھی پیدا ہو سکتا ہے بعض لوگوں کے دماغ میں کہ گویا اس صفت الٰہی نے بچہ دیا اور اس سے پیٹ پھٹ کر ایک اور صفت پیدا ہوئی۔ دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ اس مضمون کو کچھ مختلف الفاظ میں بیان فرماتے ہیں یا راوی نے جس نے یہی مضمون آنحضرت ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا تھا اس نے دوسرے الفاظ استعمال کئے ہیں اور وہ مضمون کو سمجھانے کے لئے زیادہ قریب ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رحم' رحمان سے جڑا ہوا ہے۔ (یعنی رحم اور رحمان کا مادہ ایک ہی ہے) یہ ترجمہ کرنے والے نے اپنی طرف سے لکھ دیا ہے حالانکہ اس کا کوئی ذکر وہاں نہیں ملتا حدیث میں۔ اس لئے جہاں جہاں بھی ہماری کتابوں میں مادہ ایک ہے دونوں سے رحمان نکلا ہے یہ الفاظ موجود رہے ہیں پائے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے کئی دفعہ غلطی بھی لگ جاتی ہے لوگوں کو ان کو درستی کرنی چاہئے اسی غلطی کی وجہ سے جو ترجمے میں پائی جاتی تھی کئی دفعہ میں نے بھی پرانے کسی مضمون کے سلسلے میں ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رحمان اور رحم کا مادہ ایک ہی ہے' دونوں ایک ہی مادے سے نکلے ہیں مگر جب میں نے تحقیق کی تو قطعی طور پر ثابت ہوا کہ ایسا کوئی ذکر احادیث میں موجود نہیں ہے' ترجمہ کرنے والوں کی غلطی ہے۔

یہاں جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں رحم (-) رحمان کی شاخ ہے۔ اصل رحمان ہے اور رحمان کی ایک شاخ ہے۔ (-) یعنی رحم' رحمان کی شاخ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رحم اپنی تمام صفات اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت سے پاتا ہے مگر تمام تر نہیں۔ شاخ' اصل وجود کا متقابل یا متبادل نہیں ہوا کرتی۔ شاخ کا یہ مفہوم ہے در اصل۔ یہاں کسی خاص درخت کی بات تو نہیں ہو رہی۔ ایک تمثیلی کلام ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اصل وجود ہے' اللہ کی ہر صفت اصل ہے اور باقی تمام صفات جزوی ہیں جس طرح جو تمام صفات میں ام الصفات کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے ان تمام صفات میں اتنی اہم صفت کے ساتھ کیا آپ اپنا تعلق کاٹنے کے سامان اپنے ہاتھوں سے تو نہیں کر رہے۔ اگر کر رہے ہیں اور چوبیس گھنٹے رحمان' رحمان' کی رٹ لگائے رکھتے ہیں تو کسی بے وقوف (-) کے نزدیک تو ہو سکتا ہے آپ ذکر الٰہی میں مشغول ہوں مگر در حقیقت اگر اسماء کے مضمون کو سمجھیں تو ذکر الٰہی سے اس رٹ کا کوئی دور کا بھی تعلق نہیں جس کا اثر آپ کی ذات میں ظاہر نہیں ہوتا اور آپ اس صفت کے قریب تر نہیں ہوتے چلے جاتے۔ اور یہ پہلو ہے جس کے لحاظ سے جماعت میں ابھی تک بہت سی کمزوریاں ملتی ہیں اور میں خصوصیت سے ان کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

رحم کے رشتے ایک موقع تک تو ایک شاخ' ایک رستے پر چلتے ہیں۔ پھر آگے جا کر ان کا جوڑ دوسرے رستوں سے ہو جاتا ہے اور پھر دو شاخہ بن کے آگے بڑھتے ہیں لیکن ان کا ایک دوسرے سے مسلسل رابطہ رہنا چاہئے گویا رحم کے نئے تقاضے جو ہیں ان کو بھی انسان ہمیشہ پورا کرتا رہے۔ یہ جو دو شاخہ بنتا ہے یہ شادی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ شادی سے پہلے ایک لڑکی اپنے گھر میں اپنی ماں کے حقوق ادا کر رہی ہے اور رحم کے تعلق سے اس کا اپنے ماں باپ سے بھی تعلق قائم ہوتا ہے اور رحمی تعلق سے مراد صرف ماں کا رشتہ نہیں ان کا اپنے باپ سے بھی تعلق قائم ہوتا ہے اور رحمی تعلق سے مراد صرف ماں کا رشتہ نہیں بلکہ باپ کا رشتہ بھی ہے' احادیث سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے۔ پس رحم کے ذریعے اس کا تعلق اپنے باپ سے ہے' اپنی ماں سے ہے' اپنے بھائیوں سے ہے' اپنی بہنوں سے ہے' اپنی پھوپھیوں سے ہے' اپنے چچاؤں سے ہے' اپنے ماموؤں سے ہے' یہ سارے رشتے اس کے چل رہے ہیں۔ اور ان سب رشتوں کے حقوق ادا کرنا رحمان سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔ جہاں آپ نے ان حقوق کو نظر انداز کیا' ان سے بے اعتنائی کی اور گستاخانہ رویہ اختیار

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر کے آپ نے اپنے تعلق کو ان رشتوں سے کاٹا۔ آپ کو خدا نے بہتر توفیق دی ہے' ان میں سے کچھ غریب ہیں' کچھ کمزور ہیں' کچھ بے حیثیت ہیں' ان سے آپ نے کسی معنے میں بھی تکبر کا رویہ اختیار کیا تو یہ ساری وہ باتیں ہیں جو رحمان خدا سے آپ کا تعلق کاٹنے والی ہیں۔ یہ معنی ہیں شاخ کے۔ یہ رحمان سے ہر صفت رحم کی نکلی ہے اور اس کا دنیا میں سب سے اہم مظہر رحم مادر ہے جس سے آگے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پس خدا کے رحمان نام سے خود کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر وہ صفت رحمانیت پرتو کرتی ہے' پرتو ڈالتی ہے اپنا' اور ایک رحمان سے مشابہ وجود یعنی ماں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس کے رحم سے جو تعلق کاٹتا ہے گویا وہ خدا سے تعلق کاٹ لیتا ہے۔ یہ ایک مضمون ہے جو ایک سیدھے رستے پر رواں ہے اس میں کوئی اشتباہ نہیں۔ آگے جا کر اس لڑکے یا اس لڑکی کی شادی ہو جاتی ہے۔ اگر لڑکے کی شادی ہوئی ہے تو ایک بیوی جو کسی کی بیٹی ہے اس کے گھر میں آتی ہے اور وہ بیوی اپنے سارے رحمی رشتوں کو ساتھ لے کر آتی ہے ان کو چھوڑ کر نہیں آتی اور یہاں دو رحموں سے پیوست ہو جاتے ہیں۔ ایک باپ کے ماں باپ کے رحمی تعلقات دوسرے لڑکی کے ماں باپ کے رحمی تعلقات اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ Bondage اختیار کر لیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ذمہ داریاں دگنی ہو جاتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ (کلام الہٰی) کی وہ آیات آنحضرت ﷺ نے اختیار فرمائیں جہاں خصوصیت سے رحمی رشتے کا بھی ذکر ہے اور تقویٰ کی تکرار موجود ہے چار آیتوں میں سے دو ایسی ہیں جن میں دو دفعہ تقویٰ تقویٰ کا ذکر ملتا ہے۔ اب دو دفعہ تقویٰ اس لئے بھی کہا ہے کہ اس مضمون پر زور دیا جائے اور توجہ دلائی جائے کہ بہت تقویٰ کی ضرورت ہے' رشتے بن رہے ہیں اور کئی قسم کے خطرات بھی رشتوں کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں جیسا کہ قطع رحمی کا ایک خطرہ ہے۔ اس لئے وہ آیتیں اختیار فرمائی گئی ہیں جن میں دہرا دہرا تقویٰ کا ذکر ہے مگر ایک اور مضمون بھی ہے کہ چونکہ دو رشتے ہیں' دو رحم مل رہے ہیں' دو رحمی سلسلے مل رہے ہیں' اس لئے جیسے یوں کہا جائے کہ دیکھو تم بھی تقویٰ اختیار کرو' تم بھی تقویٰ اختیار کرو' تم بھی تقویٰ اختیار کرو۔ تم بھی تقویٰ اختیار کرو تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ تکرار ان دونوں کو خصوصیت سے مخاطب کرنے کے لئے کی گئی ہے اور دونوں تقویٰ دونوں میں سے ہر ایک پر چسپاں ہوتے ہیں یعنی یہ مطلب نہیں کہ ایک کو ایک دفعہ تقویٰ کہہ دیا تو دوسری طرف منہ موڑا اور اس کو تقویٰ کہہ دیا۔ تو دو الگ الگ تقووں کے مضمون۔ دو الگ الگ فریقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

مراد یہ ہے کہ اس میں ایک لطیف اشارہ ہے کہ جہاں دو وجود آپس میں پیوست ہوں اور رحمی رشتے خصوصیت کے ساتھ ایک رستے میں اکٹھے کر دیئے جائیں تو وہاں تقویٰ کی دوہری ضرورت پیش آتی ہے اور دونوں کے لئے لازم ہے کہ وہ تقویٰ سے کام لیں۔ لیکن بدقسمتی سے جو جماعت میں خاندانی جھگڑے ملتے ہیں بہو اور ساس کے ہوں یا خسر اور بہو کے ہوں یا داماد اور ساس کے ہوں اور داماد اور خسر کے ہوں ان میں ہر جگہ جب آپ تفصیل سے نظر ڈالتے ہیں تو اس اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے کسی نہ کسی رنگ میں روگردانی نظر آئے گی۔ مشکل یہ ہے کہ اگر آپ ایک کو سمجھائیں کہ دیکھو یہ بہت ہی اہم مضمون ہے۔ رحمی رشتہ کی اتنی اہمیت قرآن کریم کے نزدیک ہے کہ آنحضرت ﷺ رحمی رشتوں کی اس اہمیت کو قرآن کریم سے یوں سمجھتے ہیں کہ جس نے رحم مادر سے تعلق کاٹ لیا یعنی رحمی رشتوں سے تعلق کاٹا خدا فرماتا ہے کہ میں اس کے ساتھ اپنا تعلق کاٹ لوں گا۔ اور میری رحمانیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ رحمانیت کا پرتو اگر اٹھتا ہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ ہر پہلو سے ناکامی اور نامرادی ہے کیونکہ اللہ کے بعد اگر کوئی صفت دوسرے تمام اسماء پر حاوی ہے تو رحمانیت ہے۔ اللہ پر کوئی صفت حاوی نہیں ان سب صفات کا مجموعہ اللہ ہے لیکن آپس کے تعلقات میں بعض صفات زیادہ وسیع الاثر ہیں بعض نسبتاً کم دائروں میں اثر انداز ہیں اور رحمانیت اس لحاظ سے سب سے وسیع الاثر ہے۔ تو جس نے رحمانیت سے تعلق کاٹ لیا اس کا تو کچھ بھی باقی نہ رہا اور رحمانیت سے تعلق کاٹنے کے بعد بخشش کا مضمون خود بخود غائب ہو جاتا ہے۔ پھر نہ بخشش مانگنے کا کوئی سوال باقی رہتا ہے' نہ بخشش عطا کرنے کا کوئی سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کیونکہ سب سے زیادہ مغفرت کا تعلق رحمانیت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر انداز فرما دیتا ہے کہتا ہے کوئی بات نہیں۔ خدا کی رحمانیت گناہوں کو گویا ڈھانپتی ہے اور اسی سے استغفار کا مضمون پیدا ہوتا ہے۔ تو اتنا بڑا گناہ ہے اور اس کی اہمیت کوئی نہیں۔ جب پوچھا جائے تو کہتے ہیں اس کا قصور ہے' اس نے کاٹا ہے۔ اگر کہا جائے اس سے کہ تم بتاؤ وہ کہتے ہیں جی اس نے کاٹا ہے' ہمارا تو کوئی قصور نہیں لیکن تعلق کٹ گیا یہ قطعی بات ہے۔ اور یہ کہنا کہ اس نے کاٹا ہے یہ اس لئے غلط ہے کہ وہ جو تکرار تقویٰ کی ہے جس کا ذکر میں نے کیا ہے وہ بتاتی ہے کہ عموماً" دو طرفہ نقائص ہی ہوتے ہیں یکطرفہ نہیں ہوا کرتے۔ ایک شخص نے تقویٰ سے تجاوز کیا اور رحمی رشتوں کو حقیر سمجھا' کوئی طعن و تشنیع کی بات کر دی جو دونوں طرف سے ممکن ہے تو اس کے نتیجے میں جو تعلق پر اثر پڑتا ہے وہ دو طرفہ اس طرح ہے کہ سننے والے کو بھی اگر رحمی رشتے کی اہمیت کا احساس ہو وہ صبر سے کام لے اور عفو سے کام لے تو پھر بھی یہ تعلق قائم رہ جاتے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ مزاجوں میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے' سخت دل نرم ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور تعلقات دن بدن بہتر سے بہتر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ بہت بڑے دینی ذوق اور علم رکھنے والے بھی اس بات سے ناآشنا ہیں۔

کسی کی بیٹی اپنے گھر آتی ہے اور یہ ضد ہے' انانیت بن گئی ہے کہ جب تک پوری طرح ناک میں نکیل ڈلوا کر ہماری خدمت نہیں کرتی اور ہماری ہر بات' ہر مزاج کے مطابق کام نہیں کرتی ہمیں اس کی کوئی بھی پرواہ نہیں۔ اور اگر وہ بے چاری روتی پیٹتی گھر چلی جائے تو یہ انانیت کے خلاف ہے کہ اسے واپس لایا جائے۔ وہ ذلیل اور رسوا ہو کر' فقیرنی بن کر گھر پہنچے تو ہم قبول کریں گے اور پھر جب پوچھا جائے کہ یہ کیا ہو رہا ہے تو کہتے ہیں' ان کا کیا قصور ہے۔ ان کا قصور ہے تو تمہیں یہ بھی خیال چاہئے تھا کہ ہر شخص کی ایک عزت نفس ہے اگر رحمان خدا سے تعلق قائم کرنے کی خاطر تم اپنے فرضی مقام عزت سے نیچے اتر آؤ تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہے لیکن رحمان خدا سے تمہارا تعلق ضرور قائم ہو جائے گا۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر یہ سوچو کہ رحمان کو تمہاری خاطر نیچے اترنے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا مقام عزت تو ایک فرضی مقام ہے' اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور تمہارا یہ فیصلہ کہ دوسرے کا قصور ہے یہ بھی ایک تحقیق طلب امر ہے اگر تحقیق نہیں کر سکے تو اللہ کے نزدیک تو بات واضح ہے۔ اس لئے اپنی غلطی کے احتمال کو کالعدم سمجھنا اور یہ حتمی فیصلہ دے دینا کیونکہ ہمارا ہاتھ اوپر کا ہاتھ اور زبردستی کا ہاتھ ہے اس لئے ہم جس میں جو کیڑے ڈالیں گے اس کو قبول کرنے پڑیں گے یہ بھی ایک تکبر کا انداز ہے۔ اور اس کے بعد یہ ضد کہ دوسرا خاندان ذلیل اور رسوا ہو کر' نیچے گر کر ہم سے ملے تو ہم تعلق قائم کریں ورنہ نہیں۔ یہ کرنے کے بعد پھر رحمان سے دعائیں! اے اللہ رحم فرما اس مشکل میں ہم پڑ گئے' اس مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ فلاں فلاں مصائب سے نجات بخش' یہ سارے فرضی قصے ہیں۔ پس صفات باری تعالیٰ کے مضمون کو سمجھنا یا اسماء باری تعالیٰ کے مضمون کو سمجھنا اس لئے ضروری ہے جو میں اس پر زور دے رہا ہوں کہ یہ محض ایک صوفیا کی زبان (-) نہیں ہے۔

اسماء باری تعالیٰ کا ہر مخلوق سے ایک تعلق ہے اور انسان سے تمام اسماء کا تعلق ہے۔ (-) ہم نے آدم کو تمام اسماء بتا دیئے۔ اگر ان تمام اسماء کا آدم سے تعلق نہیں تھا تو یہ مضمون بے معنی ہو جاتا ہے اور یہ اسماء جو خصوصیت سے صفات باری تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں یہ تمام تر محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کو نہیں بتائے گئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا معاشرہ اور انسانی صفات ایک لمبے عرصے تک ترقی کر کے ارتقاء کے دور سے گزرتے ہوئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس مرتبے تک جا پہنچیں کہ ان تمام صفات میں اللہ کے اسماء کی جلوہ گری ہو سکے۔ اگر اس سے پہلے ان تمام صفات میں جلوہ گری ممکن ہوتی اور پھر بھی خدا تمام صفات کا علم اس زمانے کے آدم کو نہ دیتا تو یہ ناانصافی تھی' اس لئے یہ نتیجہ نکالنا لازما" درست ہے' اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ انسان کی وہ تمام صفات جن کی پرورش کی گئی ہے۔ جن کی ربوبیت کی گئی ہے وہ خدا کی صفات سے تعلق قائم کرنے کی خاطر کی گئی ہے اور ان صفات میں سب سے اہم اور سب سے بالا اور سب سے مقدم رحمانیت ہے۔

(-) ربوبیت کا مقصد کیا ہے تمام جہانوں کا رب ہے لیکن ربوبیت تمام جہانوں کو کہاں لے جا رہی ہے رحمان کی طرف۔ وہ رحمان جو رحیم بھی ہے اور مالک یوم الدین بھی ہے۔ اب اس وقت یہ نہ وقت ہے نہ اس مضمون سے براہ راست یہ تعلق ہے کہ (-) ان تمام صفات کا تفصیل سے ذکر کروں' ایک دوسرے سے تعلق بیان کروں اور پھر اس سے آگے صفات باری تعالیٰ کس طرح شاخ در شاخ پھوٹتی ہیں ان کا ذکر کروں' یہ اللہ تعالیٰ توفیق دے گا مختلف وقتوں میں پہلے بھی میں بیان کرتا رہا ہوں آئندہ بھی (اللہ نے چاہا تو) حسب توفیق بیان کرتا رہوں گا۔ لیکن جو بات میں آج بیان کر رہا ہوں وہ رحمانیت کے تعلق میں آپ کو اپنی ذمہ داریاں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اور یہ سمجھانے کے بعد کہ رحمان لفظ کسی اور لفظ سے مشتق نہیں ہے' کسی اور لفظ کا مرہون منت نہیں ہے' جو انسان اپنی صفات کے بیان کے لئے گھڑتا ہے اور ڈھالتا ہے۔ اس سے ملتے جلتے لفظ جو اسماء باری تعالیٰ کے لئے ہمیشہ سے ہیں وہ انسان نے ان صفات سے اخذ کئے ہیں جو خدا نے انسان میں پیدا کر رکھی تھیں اور مخلوق ہیں وہ صفات۔ خدا کی صفات کے بچے نہیں ہیں کیونکہ (-) قطعی طور پر ثابت ہے کہ خدا کی کوئی صفت بھی براہ راست بچے نہیں دیتی بعینہ ویسا وجود پیدا نہیں کرتی۔ اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ بعینہ ویسا وجود پیدا کرتی ہے تو اللہ کے اسماء میں الحاد کرنے والا ہے۔

اس لئے اس بات کو پیش نظر رکھ کر آپ خود اب اچھی طرح سمجھ لیں کہ رحمان بھی کسی انسانی لفظ سے یا زندگی کی صفات سے مشتق نہیں ہے۔ زندگی کی صفات اسی نام سے تخلیق پاتی ہیں اور ہر تخلیق کے پیچھے ایک صفت یا ایک سے زیادہ صفات' ایک اسم یا ایک سے زیادہ اسماء کار فرما ہوتے ہیں اور ان کے جلوے ان مخلوقات میں خصوصیت سے دکھائی دیتے ہیں۔ تمام مخلوقات میں یہی نظام کار فرما ہے۔ جو ابتداء آفرینش کے وقت پیدا ہونے والی مخلوقات تھیں ان میں ابھی صفات کا مضمون بننا شروع ہوا تھا' ابھی تخلیق کے ابتدائی مراحل میں تھا اس لئے ان کی تخلیق کے وقت خدا تعالیٰ کی تمام صفات نے بر وقت جلوہ نہیں دکھایا۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کے مطابق صفات باری تعالیٰ ایک سے بعد دوسری تخلیق کرتی رہیں اور اعلیٰ درجے کی تخلیق پر خدا کی زیادہ اسماء کی جھلک ہے' ادنیٰ درجہ کی تخلیق میں نسبتاً کم اسماء کی جھلک ہے مگر خدا کے اسماء کی جھلک کے بغیر کوئی مخلوق نہیں ہے۔

یہ مضمون کامل ہوا انسان پر جا کر یعنی انسان میں ان صفات کا نچوڑ رکھ دیا گیا۔ ان صفات کے پرتو کا نچوڑ کہنا چاہئے۔ ان صفات کا جو عکس پڑتا ہے' جو تخلیق ہوتی ہے ان صفات کے اثر سے' ان تمام صفات کا کچھ نہ کچھ مادہ انسان میں رکھ دیا گیا۔ پس یہ مضمون کہ اللہ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا اس کے دو پہلو ہیں ایک تو یہ کہ خدا نے جو فطرت بنائی ہے یعنی قوانین بنائے ہیں' ہر چیز بنائی ہے اس کے مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی انسان کو پیدا کیا ہے' دوسرا یہ کہ خدا کی صفات باری تعالیٰ نے اپنا جلوہ انسان میں ان سب مخلوقات سے زیادہ دکھایا ہے جو غیر انسانی مخلوقات ہیں اور اس پہلو سے خدا کے اسماء کی ایک ہلکی سی تصویر انسان کے کردار میں رکھی گئی ہے۔ یہ تصویر جب کامل ہوئی ہے تو اس کا نام خلیفہ "اللہ رکھا گیا اور خلیفہ" اللہ خود سب سے زیادہ صفت رحمانیت کا مظہر تھا۔ اس لئے اس کی صفات کا خلاصہ یہ بیان فرمایا گیا کہ تو رحمۃ للعالمین ہے۔ "الرحمان" کے ساتھ یہ تعلق بنتا ہے آنحضرت ﷺ کا اور تمام مخلوق کا۔(-)

تو دعاؤں کی قبولیت کے بھی راز ہوتے ہیں محض یہ کہہ دینا کہ جی ہم روتے روتے دعائیں کرتے ہیں' ہم (صبح سے پہلے کی عبادت) بھی پڑھتے ہیں' روزے بھی رکھتے ہیں' چندے بھی دیتے ہیں' پھر بھی بعض دعائیں نہیں سنی جاتیں۔ مگر بعض دفعہ کیا ایسے لوگوں کی تو اکثر دعائیں نہیں سنی جاتیں۔ بعض دفعہ سنی جاتی ہیں یہ کہا جا سکتا ہے۔ اس کا اور مضمون سے تعلق ہے وہ تو مضطر کی دعا مشرک بھی ہو تو سنی جاتی ہے۔ مضطر کی دعا جو بے قرار ہو جائے۔ حد سے زیادہ اس کی حالت زار ہو چکی ہو وہاں رحمانیت انسان کے تعلق کاٹنے کے باوجود اتر آتی ہے اور رحمانیت کی ایک عجیب شان ہے۔ عام روزمرہ کے دستور میں جن انسانوں نے اس سے تعلق کاٹ لیا جب اس کو ایسا بے سہارا دیکھتی ہے اس انسان کو کہ اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہا اور اس میں گریہ وزاری پیدا ہوئی ہے اور خدا کی طرف توجہ ہوئی ہے تو (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ شخص پھر شرک کی طرف لوٹے گا پھر بھی اللہ کی رحمانیت آسمان سے اس کے لئے نیچے اترتی ہے اور اسے سنبھال لیتی ہے خواہ وقتی طور پر ہی سہی' بالکل الگ مضمون ہے۔ مگر روزمرہ کی زندگی میں (-) اگر اللہ کی رحمانیت سے تعلق جوڑنا ہے تو صفت رحمانیت پر غور کرے اور رحمان خدا سے تعلق قائم رکھنے کے کیا کیا تقاضے ہیں۔

وہ صفت رحمانیت جو آپ کی ذات میں ودیعت فرمائی گئی ہے وہ فی ذاتہ اللہ کی صفت نہیں اللہ کی صفت کا ایک عکس ہے۔ پہلے تو یہ مضمون اچھی طرح سمجھنا چاہئے کہ (نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا کا) مضمون تمام صفات باری تعالیٰ کو ہمیشہ کے لئے خالق تو مانتا ہے لیکن اپنے جیسا پیدا کرنے والا نہیں مانتا۔ (-) ورنہ اس جیسے کچھ اور بھی ہو جاتے۔ اس کے ہم مزاج' ہم خلق' اس جیسی صفات رکھنے والے اور بھی وجود پھر ملتے بہت کثرت سے۔ تو پہلے تو انکسار کا یہ مضمون سمجھنے کی ضرورت ہے آپ جتنا مرضی رحمان بننے کی کوشش کریں۔ رحمان اور ہے اور رحمان کا عکس اور ہے اور عکس میں بھی فرق ہے۔ عکس' عکس میں فرق ہے۔ ایک جگہ عکس ایسا کامل ہو جاتا ہے کہ گویا وہی دکھائی دیتا ہے۔ جو اوپر ہے اور ذات کی میل کلیۃً" مٹ جاتی ہے۔ یہ وہ مرتبہ ہے جو محمدیت کا مرتبہ ہے۔(-)

وہ تمام صفات جو رحمانیت کی راہ میں روک بنتی ہیں وہ کثافتیں ہیں جن کے ہوتے ہوئے رحمانیت انسان کے وجود میں جلوہ گر نہیں ہو سکتی۔ وہ کون کون سی صفات ہیں جن کا رحمانیت سے تضاد ہے' یہ بھی ایک مضمون ہے۔ پہلے میں آپ کو یہ سمجھا رہا تھا کہ رحمانیت سے تعلق رکھنے والی وہ کون سی صفات ہیں جو مخلوق میں موجود تو ہیں لیکن انہیں صیقل کرنا' انہیں چمکانا' انہیں ابھار کر اپنا کر اپنے وجود کا ایک جزو بنا لینا یعنی عمداً کوشش کرنے کے بعد ان صفات کے ساتھ جو وجود میں موجود ہیں کلیتہً "ہم آہنگ ہو جانا یہ وہ مضمون ہے یہ وہ مقصد ہے جس کی خاطر انسان کو پیدا کیا گیا۔

(-) بتایا گیا ہے کہ تمہارے مقاصد ان قوموں کے مقاصد سے بہت زیادہ وسیع' بہت زیادہ بلند اور بہت زیادہ عظیم ہیں۔ پہلی قومیں اگر خدا کی چند صفات کی مظہر بنی تھیں تو تمہیں تمام صفت باری تعالیٰ کا مظہر ہونا ہو گا۔ اس لئے ہر پہلو سے اپنی نفسانیت کو مٹانا ہو گا۔ یہ نفسانیت کا مٹانا اگر میاں بیوی کے تعلقات میں نظر نہ آئے' باپ بیٹے کے تعلقات میں نظر نہ آئے۔ ساس بہو کے تعلقات میں نظر نہ آئے' خسر اور بہو یا داماد اور ساس اور سسر کے تعلقات میں نظر نہ آئے تو یہ رحمانیت کی باتیں' یہ صفات باری تعالیٰ کے تذکرے یہ سارے فرضی قصے ہیں ان کے نتیجے میں پھر آپ کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔

(-) ولایت کا مضمون صفاتِ باری تعالیٰ کو سمجھنے سے تعلق نہیں رکھتا' ان کو اپنی ذات میں جاری کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ تفصیل کے ساتھ ان کو سمجھ کر ہمیشہ اپنی ذات کی نگرانی سے تعلق رکھتا ہے کہ جہاں جہاں ان کے اطلاق میں کمی ہے وہاں ان کو میں پوری طرح اطلاق کر کے دکھاؤں۔ اس راہ میں مصیبتیں ہیں' کوششیں ہیں' قربانیاں ہیں' جب ایک چیز کو رگڑ کے صاف کیا جاتا ہے تکلیف پہنچتی ہے۔ شیشہ شور مچائے یا نہ مچائے مگر انسان جب اپنے آپ کو صیقل کرتا ہے تو اس کا نفس ہر قدم پر کراہتا ہے' ہر صفائی کرنے والے ہاتھ کی حرکت سے اس کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ پس یہ کوئی آسان کام نہیں جو گوشتہ تنہائی میں جا کر ذکر الٰہی سے نصیب ہو جائے۔ ذکر الٰہی وہ ہے جو گوشتہ تنہائی سے آپ کی ذات کو باہر نکالتا ہے اور آپ خدا کی اس شان کے مظہر بننے لگے ہیں کہ (-) میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا (-) پس میں نے ارادہ کیا کہ میں پہچانا جاؤں اور ظاہر ہوں۔ تب خدا فرماتا ہے کہ میں جلوہ گر ہوا ہوں اور پھر میں پہچانا گیا۔

تو یہ جو عمل ہے یہ اسماء الٰہی پر غور کرنے اور ان کو اپنی ذات میں جاری کرنے کے ساتھ اس طرح ظاہر ہوتا ہے۔ جہاں جہاں صفت باری تعالیٰ آپ کی ذات میں واقعتہً "وجود کا حصہ بن جائے وہاں وہ ابھر کر سامنے آ جاتی ہے۔ دوسری ملتی جلتی تمام انسانی صفات کو دبا لیتی ہے۔ ان کا کوئی بھی وجود باقی نہیں رہتا اور ایک خدا نما وجود انسان کی ذات میں ابھرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس مضمون سے جیسا کہ حق ہے اسی طرح فائدہ اٹھائیں۔ محض ذہنی چسکے نہ ہوں کہ آج بہت عرفان کی باتیں سنیں۔ وہ عرفان جو عرفان الٰہی ہے اس کے نتیجے میں تو ذات میں پاک تبدیلیاں ہوا کرتی ہیں وہ تبدیلیاں مقصود ہیں وہ مقصود ہونی چاہئیں ورنہ تو پھر محض مجلس کے قصے ہیں اس سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

خطبہ کے آغاز میں پاپوانیو گنی میں جماعت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقعہ پر حضرت صاحب نے 1987ء کی بجائے 1887ء فرما دیا تھا۔ اس پر ایک چٹ لکھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا "کہتے ہیں میں نے 1887ء کہہ دیا تھا 1987ء کی بجائے۔ 1887ء میں بھی کوئی ملتا جلتا واقعہ ہوا ہو گا شاید۔ حیرت انگیز طور پر (حضرت بانی سلسلہ) کے وقت کے جلوے خدا اس دور میں پھر دکھا رہا ہے اور اصل منشا یہ ہے یہ بتانا کہ یہ زمانہ (حضرت بانی سلسلہ) ہی کا زمانہ ہے کسی اور کا زمانہ نہیں۔ اور جب تک ان سالوں میں وہ جلوے دہرائے جاتے رہیں گے جن کا میں نے ذکر کیا ہے اس وقت تک اس زمانے کا انسان ہمیشہ یقین سے بھر جاتا رہے گا کہ نام بدل رہے ہیں مگر زمانہ ایک ہی ہے (-) تو غلطی ہو بھی گئی تو کوئی حرج نہیں اس سے ایک مضمون نکل آیا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔

آج چونکہ میں نے سفر پر جانا ہے اس لئے (اللہ نے چاہا تو) آج جمعہ کے ساتھ عصر (-) بھی جمع ہو گی۔ اور احباب دعا بھی کریں اللہ ہر لحاظ سے اس سفر کو بابرکت کرے۔

اخبار الفضل قادیان 20- اکتوبر 1931ء

ایک ملاقات

اکتوبر 1931ء میں دمشق کے ایک مشہور ادیب محمود خیرالدین صاحب مدیر جریدہ "وفاء العرب" ہندوستان تشریف لائے۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ملاقات اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے قادیان بھی آئے اور یہاں تین دن قیام فرمایا۔ ہندوستان سے واپس جا کر انہوں نے اپنے اخبار وفاء العرب مورخہ 29- ذی الحج 1339ھ میں ایک مفصل مضمون لکھا۔ جس کا ترجمہ الفضل نے 20- اکتوبر 1931ء کو شائع کیا۔ اس کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

جب میں بخیریت بمبئی پہنچا تو مجھے استاذ مکرم سید زین العابدین شاہ صاحب ناظر (دعوت الی اللہ) سلسلہ احمدیہ سے ملنے کا اشتیاق اس فطرتی جذبہ محبت کی وجہ سے جو ان کی طبیعت میں ودیعت کیا گیا ہے اور جس کی وجہ سے اکثر مشاہیر بلاد اسلامیہ ان کے سلسلہ احباب میں منسلک ہیں۔ پیدا ہوا۔ پھر حضرت مرزا محمود احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی زیارت کا شوق بھی تھا تاکہ خود آپ سے ملاقات کر کے سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو کہ ممالک عربیہ میں کثرت سے اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ کچھ حالات معلوم کر سکوں۔

چنانچہ میں پچاس گھنٹے کے گاڑی کے سفر کے بعد قادیان پہنچا اور شاہ صاحب موصوف کے در دولت پر حاضر ہوا۔ آپ نے انتہائی خوش اخلاقی سے (خوش آمدید) کہا اور میری رہائش کے لئے انتظام کر دیا۔ میں آپ کے پاس تین دن ٹھہرا اور دوران قیام میں استاذ مکرم نے مجھے سلسلہ احمدیہ کے نظم ونسق کے دفاتر اور مدارس علمیہ دکھائے جو انتظام کے لحاظ سے کسی باقاعدہ حکومت کے دفاتر سے کسی طرح کم نہ تھے جب میں اس امر کو دیکھتا ہوں کہ قادیان ازمنہ ماضیہ میں ایک چھوٹی سی گمنام بستی تھی اور آج سلسلہ احمدیہ کے ظہور کے باعث (نقل مکانی کر کے آنے والوں) ومخلصین کا مسکن بن جانے سے وہ ایک وسیع ووقیع قریباً 8 ہزار نفوس پر مشتمل شہر نظر آ رہا ہے۔ تو میں محو حیرت ہو جاتا ہوں۔

مجھے استاذ مکرم کی طرف سے یہ بھی بتایا گیا کہ آج اس سلسلہ کے مبشرین وداعیان الی اللہ) دنیا کے کونہ کونہ میں۔ (دعوت الی اللہ) میں کوشاں ہیں چنانچہ دنیا میں کوئی قابل ذکر مقام ایسا نہیں رہا جس میں لواء احمدیت کے علم بردار نہ ہوں۔ بلاد عربیہ میں بھی عقلمند تعلیم یافتہ لوگ احمدی مربیان کے ذریعہ حق کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں۔

جب مجھے معلوم ہوا کہ تمام انجمن ہائے ماتحت کے امراء و سیکرٹری صاحبان اپنی (دعوت الی اللہ) تنظیمی- تعلیمی کارگذاریوں کی ماہوار اطلاع متعلقہ مرکزی دفاتر میں بھیجتے ہیں جہاں سے نظارت علیاء تک پہنچائی جاتی ہیں۔ تو اس جماعت کی تنظیمی مساعی کی قدر میرے دل میں اور بڑھ گئی۔ کیونکہ جماعت کی تنظیم ان امور کی سر انجام دہی کے بغیر ناقص رہ جاتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے ملاقات

میں نے استاذ مکرم سے حضرت امام جماعت الثانی کی ملاقات کی خواہش کی چنانچہ آپ نے مناسب انتظام کے بعد مطلع فرمایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے شرف بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یابی کی درخواست منظور فرمالی ہے۔ میں وقت معینہ پر جب حاضر ہوا تو آپ نے اپنی جگہ سے اٹھ کر نہایت خندہ پیشانی اور دل پذیر بشاشت کے ساتھ ملاقات کی۔ اور میرے بخیر و عافیت پہنچنے پر مبارکباد دی۔

آپ کا رنگ گندمی قد میانہ۔ آنکھیں سیاہ اور بے حد خوبصورت ہیں۔ جن سے ذکاوت' ذہانت مترشح ہوئی ہے لغت عربیہ پر آپ پوری طرح عبور رکھتے ہیں۔ اپنوں کی طرح غیروں میں بھی باوجود اختلافات شدیدہ کے محبوب ہیں۔

آپ نے دوران گفتگو میں شام کی اہم سیاسیات کے متعلق دریافت فرمایا جس پر میں نے عرض کیا۔ اگرچہ اہل فرانس شامیوں کو کچھ حقوق دینے کے لئے مستعد نظر آتے ہیں لیکن پھر بھی ملک کی سیاسی حالت کچھ ڈانواڈول سی نظر آرہی ہے۔

ہندوستان کی سیاسیات پر گفتگو

فرصت کو غنیمت سمجھتے ہوئے میں نے دریافت کیا کہ ہندوستان کی سیاسی شورش کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟ اور کیا حکومت برطانیہ اس تگ ودو کے بعد آپ کے تمام حقوق دے دیگی۔

اس پر آپ نے فرمایا یقیناً ایسے حقوق جو طرفین کے لئے مناسب ہوں حکومت کو دینے پڑیں گے۔ حکومت کی یہ زبردست خواہش ہے کہ آپس کی غلط فہمی و عدم اعتمادی کا ازالہ کیا جائے چنانچہ راہنمایان ملک کی ایک مجلس اس امر کے لئے منعقد کی گئی ہے تاکہ ہندوستانی معاملات اور ملکی مفاد کے متعلق بحث و تمحیص اور پھر تصفیہ کریں۔ جس کا نتیجہ یقیناً مفید ہی ہو گا۔

ہندو مسلم تنازعات پھر میں نے عرض کیا۔ ہم اکثر ہندو مسلم تنازعات و مناقشات کے متعلق سنتے رہتے ہیں۔ اس باہمی اختلافات کے کیا اسباب ہیں۔

آپ نے فرمایا:۔ ہندو مسلم معاملہ اس معاملہ سے زیادہ خطرناک ہے جو عہد فرعون میں اقباط اور بنی اسرائیل کے درمیان تھا۔

جب ہم عربی اخبارات میں یہ دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں اتحاد و اتفاق کی تلقین کرتے ہیں تو ہمیں حیرانی ہوتی ہے دراصل بات یہ ہے کہ وہ ہماری مشکلات و مصائب سے واقف نہیں ورنہ وہ یقیناً ہمارے ساتھ ان حالات میں اظہار ہمدردی اور تعاون کرتے۔ دیکھئے تو ہندوستان میں ہندوؤں کی اس وقت اکثریت ہے۔ جس کی وجہ سے حکومت کی باگ ڈور ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ انگریزوں کی مدد سے انہیں بڑے بڑے عہدے ملے جن سے انہوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ انگریزوں کو بھی یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں مسلمان طاقت پکڑ کر دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ ایک عام ملی اتحاد پیدا نہ کرلیں۔ جو مغرب کا مقابلہ کرے اس لئے وہ بھی ایسے موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جن سے مسلمانوں کا شیرازہ کمزور ہوتا چلا جائے۔ ہم تو اپنے ہندو بھائیوں سے اتفاق کی پوری پوری خواہش رکھتے ہیں لیکن ایک طرف بے جا طمع اور حرص اور دوسری طرف حکومت کی سیاست دونوں اس اتحاد میں حائل ہیں اور اب حالت یہ ہے کہ حکومت روز بروز ہندوؤں کی طاقت کو ہمارے خلاف بڑھا رہی ہے۔ اور اس میں ہماری حالت ایسی ہے جیسے عربوں اور فلسطین کے یہودیوں کے درمیان فتنے کی آگ بڑھائی جا رہی ہے۔

ہندو مسلم اتحاد میں نے عرض کیا۔ مشترکہ خدمت وطن کے لئے کیا اس وقت اتحاد ممکن نہیں؟

اس پر آپ نے فرمایا۔ اس وقت تک جب تک کہ ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ ہے بظاہر یہ خیال موہوم نظر آتا ہے بالفرض اتحاد ہو بھی جائے تو بھی ہندوؤں کی ہمارے لئے تباہ کن اکثریت انہیں ہی قوت و طاقت کا وارث بنائے گی۔ اور پھر مسلمانوں کی صدائے استحقاق و احتجاج ان کے لئے چنداں مفید نہ ہو گی۔ کیونکہ ملک کی تمام تجارت صنعت و حرفت پر ہندو قابض ہیں مثلاً ہندوستان کی آباد 35 کروڑ ہے جس میں سے 1/4 مسلمان ہیں مگر آج مسلمانوں کی اقتصادی حالت یہ ہے کہ ہندوؤں کا مسلمان تاجروں پر جو قرض ہے اس کا سود اڑھائی کروڑ سالانہ سے بھی زیادہ ہے اور یہ سود ایسا ہے کہ اگر مسلمان اپنے سارے کے سارے املاک بیچ کر بھی ادا کرنا چاہیں تو بھی ادا نہ کر سکیں اقتصادی حالت بھی ایک بڑا سبب ہے جو نفرت کی خلیج کو روز بروز بڑھا رہی ہے۔ حکومت اس خرابی کے دور کرنے کے لئے کوئی معقول طریق اختیار نہیں کر رہی۔

مسلمانوں کا مقاطعہ میں نے دریافت کیا کہ حکومت برطانیہ کی مدافعت کے لئے کیا باطنی طور پر ہندو مسلم متحد ہیں۔؟

آپ نے فرمایا بھلا کیسے اتفاق ہو۔ جبکہ حالت یہ ہے اعلانیہ مقاطعہ کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان بدقسمتی سے کسی ہندو کی چیز کو ہاتھ لگائے تو اس کے ساتھ نہایت حقارت آمیز سلوک کیا جاتا ہے۔ اور اسے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اس کی قیمت ادا کرے۔ حکومت کے قوانین بھی ایسے امور میں ان کے مؤید ہیں۔

اس پر میں نے عرض کیا کہ اگر حالات اس درجہ تک پہنچے ہوئے ہیں تو پھر آپ اس کے رفع کے لئے منظم مقابلہ کیوں نہیں فرماتے؟

آپ نے فرمایا۔ ہم نے اپنی جماعت کی تنظیم اس بارے میں بھی مکمل کرلی ہے اور ہر فرد جماعت احمدیہ کو ہدایت ہے کہ وہ اپنی ضروریات مسلمانوں سے خریدا کرے اور وہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ ایسا ہی کھانے پینے کے معاملہ کے متعلق بھی اصولی ہدایت ان کو یہ دی گئی ہے کہ ان کے ساتھ جو شخص ایسا برتاؤ کرے ایسا ہی وہ بھی کریں۔ اور یہی عین انصاف ہے۔ اس وجہ سے ہندو خصوصاً احمدیوں کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں لیکن ان کی اکثریت ہمارے لئے ہرگز درخور اعتناء نہیں۔(-)

میں نے عرض کیا آپ کا بلاد شام دیکھنے کا بھی کوئی پروگرام ہے آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ کثرت اشغال اور دیگر امور اس میں مانع ہیں۔ اگرچہ شامیوں کے حسن اخلاق کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔

سلسلہ گفتگو اختتام پذیر ہوا اور میں آپ کی تصریحات کا شکریہ ادا کرتا ہوا آپ سے رخصت ہوا۔ آپ ہندوستان کے اعلیٰ مفکرین اور چوٹی کے رہنماؤں میں سمجھے جاتے ہیں۔

مولانا غلام باری سیف

معاہدہ وقفِ زندگی

حقوق و فرائض کی آمیزش بہت قدیم ہے حقوق کی عدم ادائیگی اور اس کے مطالبات اب اس زمانہ میں ایک تحریک بن چکے ہیں اور مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ اشتراکیت نے اسے ایک فلسفہ کا رنگ دیا۔ جس کے نتیجہ میں اجیر اور آجر کے درمیان آمیزش کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی اور یہ مسئلہ صرف ایک پہلو نہیں رکھتا۔ نہ اس کا ایک ہی حل ہے۔ افراد اور اقوام کی ترقی میں محنت' وقت کی قربانی' سادہ زندگی' قناعت' مالی قربانی' مناسب تیاری' اطاعت گزاری' ایثار' وقار عمل' قول سدید' اور مذہبی طور پر جہاں دعائیں' خدا سے استمداد اس پر توکل کی ضرورت ہے وہاں خود نمائی' خود پسندی' کبر' تن آسانی' زیبائش آرائش' خیانت' جھوٹ' کاہلی' نکماپن اور تضیع اوقات سے بچنے کی بھی ضرورت ہے۔

تحریک جدید کو جاری کر کے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جماعت کو اپنے خطبات میں مسلسل ایک لمبا عرصہ تک ان امور یا مطالبات کی طرف توجہ دلائی۔ جب پہلی بار تحریک جدید میں مطالبات تحریک جدید کے نام سے کتاب شائع کروائی تو انیس مطالبات تھے۔ اب ستائیس مطالبات ہیں۔ اور جوں جوں پیارے امام' جماعت کی تربیت کے لئے جن امور کو ضروری خیال کرتے ہیں جماعت کو اس کی تحریک فرما دیتے ہیں۔ جیسے اب وقف نو کی تحریک' عالمی خدمت خلق' محروم المعیشت افراد یا ملکوں کے لئے تحریک' جب تک کسی قوم کو قناعت کرنے والے' خوش دلی سے قربانی کرنے والے' ایثار پیشہ جوان جنہیں حقوق کے مطالبے کے بالمقابل فرائض کی ادائیگی کا احساس ہو اور یہ احساس ہو کہ میری ہر توانائی خدا کی عطا کردہ ہے جسے صحیح مقام پر خرچ کرنا میری ذمہ داری ہے اور اس کے لئے میں اس کے حضور جواب دہ ہوں اور وہ سمجھتا ہو کہ اخروی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ اس ذہنیت اور تصور کے حامل افراد میسر نہ ہوں قوم بام عروج پر نہیں پہنچ سکتی۔ وہ بلند ہمت ہوں ستاروں پر کمند ڈالنے والے ہوں۔ وہ فرائض کی ادائیگی میں جان دینا باعث سعادت سمجھتے ہوں۔ ان کے قدم کہیں رکنے والے نہ ہوں قوم کو ایسے جواں ہمت افراد کی ضرورت ہے۔ وقف زندگی کے مطالبے پر مولانا شیر علی صاحب نے سیشن جج کی امیری کو خیرباد کہا۔ اس زمانے میں بی۔اے کی ڈگری پھاڑ دی کہ یہ مجھے خدمت دین سے نہ روکے۔ حضرت مولانا سرور شاہ صاحب نے ایڈورڈ کالج کی پروفیسری چھوڑ کر ایک قلیل گزارے پر قادیان میں دریار پر دھونی رمائی۔ بھائی عبد الرحمان صاحب کنجروڑ خیرباد کہہ کر قادیان کے ہو رہے۔ دریار کی دربانی کی۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کرنے کے بعد حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کی تحریک پر گریجوایٹ بھی آئے اور مولوی فاضل بھی صناع بھی اور تاجر بھی۔ وکلاء بھی اور کھاتے پیتے زمیندار گھرانوں کے افراد بھی۔ جس کا نتیجہ آج آپ کو نظر آرہا ہے۔ کہ جماعت چار دانگ عالم میں پھیل چکی ہے۔ جب افریقہ کے لئے ڈاکٹروں کی تحریک حضرت صاحب نے کی تو میں سمجھتا تھا۔ ڈاکٹر کیسے وقف میں آئیں گے۔ لیکن قوم کی تربیت ہو چکی تھی۔ سادہ زندگی اور کم گزارے پر قناعت کرنے والوں نے اس آواز پر بھی لبیک کہا۔ اور اب وقف نو کی تحریک دیکھیں۔ میں نے اپنے گھر میں مشاہدہ کرلیا۔ خدا قربانی کا اجر دیتا ہے اور ایسے طریق پر دیتا ہے جہاں عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مطالبات معاہدہ وقف کی وجہ سے نہیں کئے۔ لیکن جماعت نے خدائی ارشاد اور اس کے فضل سے ہر جائز ضرورت کا خیال رکھا۔ زندگی بڑے اطمینان سے گزری۔ یہ سمجھتا ہوں ہر فضل اور نیک نیتی اور اس آواز اور مطالبات پر کان دھرنے کا نتیجہ ہے۔ حسب وعدہ چھوٹے بڑے کئے گئے مبارک ہیں وہ جو امام کی آواز پر کان دھرتے اور لبیک کہتے ہیں۔ فضلوں کے دروازے کھلتے ہیں ان کے لئے جو اپنے گھروں کے دروازے اس کے لئے کھولتے ہیں۔ اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما۔

(الفضل 26۔ اکتوبر 1992ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا جلال الدین شمس

لڑکی کے بعد لڑکا

الفضل 2- دسمبر 1936ء میں آپ کا ایک مضمون بعنوان "لڑکی کے بعد لڑکا" شائع ہوا۔

مضمون

اس عنوان کے ماتحت مکرمنا میر محمد اسماعیل صاحب نے الفضل دو اکتوبر میں کلام الٰہی "یا بشریٰ ہذا غلام" تحریر فرما کر لکھا ہے۔

یہ ان کا مجرب نسخہ ہے۔ جب بشریٰ کسی لڑکی کا کسی گھر میں نام رکھا جائے تو بموجب تاثیر اس کلام الٰہی کے غلام پیدا ہوتا ہے۔ میں اس وقت اس نسخے کی جس کا نام میں ذوقی نسخہ رکھتا ہوں قوت تاثیر کے متعلق لکھنا نہیں چاہتا البتہ میں یہ ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ کلام الٰہی میں یہ قول جس شخص کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ کنوئیں میں کوئی حسین وجمیل بچہ ہوگا۔ سو اس نے جب ناگہانی طور پر حضرت یوسف کو کنوئیں میں دیکھا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے تعجب کے طور پر کہا خوشخبری ہو- یہ ایک بچہ ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے اعداد و شمار پیش کر کے اس نسخہ کی تاثیر سے انکار کیا ہے۔ لیکن بہرحال یہ ذوقی باتیں ذوق کی حد تک ہی محدود رہنی چاہئیں یہ نہ ہو کہ اگر متعدد شخصوں کے ہاں اپنی لڑکیوں کا نام بشریٰ رکھنے کے بعد لڑکے پیدا نہ ہوں تو یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ آیت خدا تعالیٰ کا کلام نہیں۔ کلام الٰہی خدا کا کلام ہے اس کی ترتیب اور اس کی وضع عبارت اور اس کے الفاظ میں کئی قسم کے باریک معارف اور دقیق نکات مخفی ہیں۔ اگر ایک بھائی کوئی ذوقی نکتہ بیان کرتا ہے اور واقعات اسے غلط ثابت کر دیں تو انہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے بھائی نے آیت سے اپنے ذوق کے مطابق جو کچھ سمجھا وہ درست نہ تھا۔ اس کے بعد میں بھی ایک اور بھائی کا تجربہ شدہ نسخہ بیان کرتا ہوں۔ اس کے استعمال کرنے سے بھی نرینہ اولاد کا ملنا بہت ممکن ہے کبابیر فلسطین گاؤں میں ہمارے ایک مخلص دوست شیخ صالح عبد القادر ہیں کبابیر میں سب سے پہلے وہی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور داخل ہوتے ہی انہوں نے دیوانہ وار دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سال کے اندر اندر سوائے چند اشخاص کے تمام اہل قریہ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے سنایا کہ ان کے ہاں لڑکیاں ہوتی تھیں۔ لڑکا کوئی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے۔ ایک دن سورہ نور پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے جب میں نے کہا استغفار کرو........ تو آپ کو یہ تفہیم ہوئی کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے استغفار کے نتیجہ میں جو بنین (بیٹوں) کا دیا جانا فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کثرت استغفار سے اللہ تعالیٰ لڑکے عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے استغفار کا ورد شروع کر دیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں پانچ لڑکے عطا فرمائے جو بفضل خدا مضبوط اور قد آور جوان اور مخلص احمدی ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ علم الابدان اور علم الادیان میں نہایت عمیق اور گہرے تعلقات ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب میں نے ان کتابوں کو پیش نظر رکھ کر جو طب جسمانی کی کتابیں تھیں کلام الٰہی پر نظر ڈالی تو وہ عمیق در عمیق طب جسمانی کے قواعد کلیہ کی باتیں نہایت بلیغ پیرایہ میں کلام الٰہی میں موجود پائیں۔ نیز حضرت صاحب نے........ اصول کی فلاسفی میں اس امر کو دلائل و براہین سے پورے طور پر واضح کر دیا ہے کہ روح اور جسم کا آپس میں نہایت گہرا تعلق ہے۔ اور روح کا جسم پر اور جسم کا روح پر اثر ہوتا ہے اس لئے اس امر کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جیسے ابدان کا ظاہری علاج کرنے سے روح پر اثر پڑتا ہے۔ ایسے ہی روحانی علاج کرنے سے جسمانی طاقتوں کا متاثر ہونا یقینی امر ہے۔ پس آیت مذکورہ بالا میں اس جسمانی کمزوری یا کھو بیماری جس کی وجہ سے نرینہ اولاد نہیں ہوتی۔ اس کا روحانی علاج استغفار بتلایا گیا ہے۔ جس کے معنے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی کے ساتھ یہ طلب کرنا ہے کہ وہ کمزوریوں کو دور فرمائے چاہے وہ روحانی ہوں یا جسمانی اور ان دوائیوں کا استعمال کرنا جن میں اللہ تعالیٰ نے کمزوری دور کرنے کی تاثیر رکھی ہے استغفار کے منافی نہیں ہے۔ پس لڑکوں کے حصول کے لئے کلام الٰہی نے یہ روحانی علاج بتایا ہے۔ پس ایسے لوگ جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہوتی ہیں نرینہ اولاد نہیں ہوتی۔ وہ اس نسخے کو بھی استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

بقیہ کالم 4

کنارے کو اپنے قبضے میں رکھنے کے بعد اب اسرائیلی فوج رخصت ہو رہی ہے۔ جو کام جنگ کے میدان میں عرب اور فلسطینیوں سے ممکن نہ ہو سکتا تھا وہ بالآخر یاسر عرفات نے کانفرنس ٹیبل پر ممکن کر دکھایا۔ مغربی کنارے کے قصبے سالفٹ سے اسرائیلی فوجیں واپس چلی گئی ہیں۔ دو ہفتے قبل مسٹر یاسر عرفات اور اسرائیل وزیر خارجہ شمعون پیریز کے درمیان جو معاہدہ طے پایا تھا اس کے تحت اب اسرائیل مغربی کنارے سے فوجیں واپس بلا رہا ہے۔

اسرائیلی فوجی خاموش تھے جبکہ ان علاقوں میں آباد فلسطینی جوش و خروش کا اظہار کر رہے ہیں۔ ادھر اسرائیل نے اپنی جیلوں میں قید فلسطینی باشندوں کو بھی رہا کرنا شروع کر دیا ہے۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سری لنکا میں خانہ جنگی سے بڑی ہجرت کا خطرہ

سری لنکا کے شمال کا علاقہ خانہ جنگی کا گڑھ بنا ہوا ہے یہاں پر سری لنکا کی فوج تامل علیحدگی پسند گوریلوں کے خلاف ایک بڑی کارروائی کی تیاری کر رہی ہے۔ یہاں رہنے والے سویلین سخت مشکلات کا شکار ہیں۔ یہاں خوراک کی شدید قلت پیدا ہو چکی ہے اور یہاں سے لوگ بھاگ کر دوسرے علاقوں میں جا رہے ہیں تاکہ ایک اور شدید جنگ کا ایندھن بننے سے بچ سکیں۔ یہ تفاصیل فوجی افسران اور سول افسران نے بتائی ہیں۔

یہاں خوراک کی صورت حال سخت نازک ہے۔ لہٰذا سرکاری افسران نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ فوری طور پر یہاں خوراک بذریعہ بحری جہاز بھیجی جائے۔ یہ بات جافنا کے ایک شہری نے بتائی۔ جو کہ ویوو ینا پہنچا ہے۔ ویوو ینا انتہائی شمال کا وہ قصبہ ہے جو حکومتی کنٹرول میں ہے۔ اس شہری نے بتایا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حکومت کے کہنے پر اپنے گھر چھوڑے ہیں ان کو بھی حکومت کی طرف سے مناسب خوراک مہیا ہونے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

باغیوں کے مضبوط مرکز جافنا میں ایک سرکاری افسر کے پونم بالام نے بتایا ہے کہ یہاں پر خوراک کی صورت حال بڑی خراب ہے۔ اور ہم نے سرکاری حکام سے فوری طور پر خوراک بھجوانے کے لئے کہا ہے۔

جافنا سے ایک ریڈیو پیغام موصول ہوا ہے جس میں خوراک کی کمی کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ خوراک کا آخری بحری جہاز 28۔ اگست کو آیا تھا اس کے بعد سے خوراک یہاں نہیں پہنچی اور جمع جتھہ سب ختم ہو چکا ہے۔

ایک سرکاری اہلکار نے بتایا ہے کہ عام طور پر حکومت ایک ماہ میں خوراک کے دو جہاز جافنا کے علاقے میں بھجوایا کرتی ہے۔

سری لنکا کی فوج کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل گیری ڈی سلوا نے کہا کہ جافنا کا قصبہ تامل باغی گوریلوں سے واپس لینے کے لئے تمام تیاریاں مکمل ہیں اور اس بارے میں ایک وسیع حملہ کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔

آرمی کا تازہ ترین آپریشن جسے آپریشن تھنڈر سٹرائیک کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں آرمی کو جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں انہوں نے ایک اور بڑے ملٹری آپریشن کا راستہ ہموار کر دیا ہے۔ چنانچہ اب جافنا پر ایک آخری حملہ جلد ہو گا۔

انہوں نے کہا کہ ہم جنگ کے آخری مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں آرمی کے ذرائع نے بتایا ہے کہ یکم اکتوبر کو شروع کئے جانے والے حملے کے بعد سے آرمی نے جنوب مشرق کے علاقے میں 25 مربع کلومیٹر علاقہ باغیوں سے واپس لے لیا ہے۔ اس آپریشن میں 300 باغی ہلاک کر دیئے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ بعض آرمی افسران اور 52 جوان اس جنگ میں کام آئے ہیں۔

جافنا کے شہریوں نے بتایا ہے کہ ہزاروں سویلین افراد اپنے گھروں کو چھوڑ کر جا رہے ہیں ان کو خوف ہے کہ گولہ باری کے نتیجے میں ان کے اوپر گولے نہ آ گریں۔

آرمی کے ایڈوانس کرنے کی افواہوں کے ساتھ یہاں کے لوگ بھاگ رہے ہیں مگر ان مہاجرین کو متبادل جائے رہائش حاصل کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ انسانی حقوق کے ادارے نے بھی لوگوں کی بڑے پیمانے پر ہجرت کی تصدیق کی ہے۔

OOO

فزکس کا نوبل پرائز

1995ء

کیلیفورنیا (امریکہ) کے دو سائنسدانوں نے 1995ء کا نوبل انعام برائے فزکس حاصل کر کے اس میدان میں امریکہ کی برتری کو قائم رکھا ہے۔ انہوں نے قدرت کے سب سے چھوٹے دو ذرات کو دریافت کیا ہے۔

رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز نے بتایا ہے کہ مارٹن ایل پرل آف سٹینفورڈ یونیورسٹی اور فریڈرک رینیز آف دی یونیورسٹی آف کیلیفورنیا نے یہ انعام حاصل کیا ہے۔ مسٹر پرل نے تاؤلیپٹن اور رینیز نے ایک Frightful Thing دریافت کی ہے یہ ذرہ اس سے پہلے دریافت نہیں ہوا تھا۔

اب تک کیمسٹری کو چھوڑ کر جن 6 نوبل انعاموں کا اعلان کیا ہے ان میں 5 امریکی ہیں۔ مسٹر پرل اور رینیز اپنی دریافت پر ایک ملین (دس لاکھ) ڈالر کا انعام برابر تقسیم کریں گے۔

اکیڈمی نے بتایا ہے کہ دونوں افراد نے قدرت کے دو سب ایٹامک پارٹیکل معلوم کئے ہیں جن کے نام تاؤلیپٹن اور نیوٹرینو ہیں۔

OOO

مغربی کنارے سے

اسرائیلی فوج کی واپسی

اٹھائیس سال تک دریا اردن کے مغربی

باقی کالم 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ضروری اعلان برائے
سالانہ اجتماع انصاراللہ

○ مجلس انصاراللہ پاکستان کے سالانہ اجتماع مجوزہ مورخہ 27-28-29 اکتوبر 1995ء کے لئے ابھی تک انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہیں ملی۔ اس لئے جملہ اراکین مجلس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان تاریخوں میں یہ اجتماع نہیں ہوگا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس انصاراللہ میں یہ اطلاع پہنچادیں۔

(قائد عمومی انصاراللہ پاکستان)

درخواست دعا

○ مکرم مبارک طاہر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مولانا محمد منور صاحب بدستور بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ محترم والد صاحب کی صحت وعافیت کے لئے درخواست دعا ہے۔

نعم البدل

○ مکرم حبیب اللہ دریشک سیکرٹری اصلاح و ارشاد کا بچہ عمر ڈیڑھ سال 4 ماہ بیمار رہ کر مورخہ 8-10-95 کو فوت ہوگیا ہے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم پسماندگان کو صبر جمیل اور نعم البدل سے نوازے۔

اعلان داخلہ

○ پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور میں سیلف فنانس کی بیناد پر تعلیم کے خواہش مند طلباء اور طالبات کے لئے بی ایس سی (فارسٹری) اور ایم ایس سی (فارسٹری) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

بی ایس سی (فارسٹری) میں داخلہ کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(i) میٹرک فرسٹ ڈویژن

(ii) ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن (بغیر NCC کے نمبروں کے)

(iii) عمر 9-نومبر 95ء تک زیادہ سے زیادہ 23 سال

ایم ایس سی (فارسٹری) میں داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(i) میٹرک فرسٹ ڈویژن

(ii) ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن (بغیر NCC کے نمبروں کے)

(iii) بی ایس سی فرسٹ ڈویژن

(iv) عمر 9-نومبر 95ء تک زیادہ سے زیادہ 26 سال

داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 9-11-95 مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ DAWN 15-10-95 ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ سے گذرنے والی گاڑیوں کے اوقات

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- فیصل آباد-لالہ موسیٰ	6-01
2- کراچی - سرگودھا (سپرایکسپرس)	11-12
3- کراچی - پشاور (جناب ایکسپرس)	19-00
4- لاہور-سرگودھا	19-22
5- لاہور-ماڑی انڈس	22-36

چک جھمرہ کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- ماڑی انڈس-لاہور	1-19
2- سرگودھا-لاہور	6-06
3- پشاور - کراچی (چناب ایکسپرس)	10-07
4- سرگودھا - کراچی (سپرایکسپرس)	17-57
5- لالہ موسیٰ-فیصل آباد	18-33

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30246 میں امتہ المتین زوجہ شیخ ظہیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹھ کالونی اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-6-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان نمبر 479 واقع سیٹھ کالونی اوکاڑہ مالیتی ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے (2) زیورات طلائی چار تولہ مالیتی اٹھارہ ہزار پانچ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ المتین مکان نمبر 479 سیٹھ کالونی اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616 گواہ شد نمبر2 شیخ ظہیر احمد وصیت نمبر 17999 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 30247 میں حمید الدین ولد چوہدری عمر الدین صاحب قوم گجر پیشہ۔ عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-7-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین ساڑھے چار ایکڑ مالیتی دولاکھ ستر ہزار روپے (2) دوکان مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت کرایہ از دوکان مندرجہ بالا مل رہے ہیں۔ اور مبلغ دس ہزار روپے سالانہ آمد از زمین بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حمید الدین ساکن منڈی احمد آباد P.O خاص ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616 گواہ شد نمبر2 انوار احمد چوہدری بک ڈپو منڈی احمد آباد اوکاڑہ۔

مسل نمبر 30248 میں ملک داؤد احمد اقبال ولد ملک محمد حنیف خان قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر گ۔ب/226 P.O خان پور فیصل آباد حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-1-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین برقبہ 6 مرلے 86 کنال واقع چک نمبر گ۔ب/226 ضلع فیصل آباد مالیتی دولاکھ پندرہ ہزار سات سو پچاس (2) مکان برقبہ ساڑھے چھ مرلہ واقع لین نمبر 6 قائداعظم کالونی دھمیال کیمپ راولپنڈی مالیتی دو لاکھ 33 ہزار روپے اس پر 56000 روپے (چھپن ہزار روپے) قرض لیا ہوا ہے زمین کی آمد بڑے بھائی لیتے ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک داؤد احمد اقبال لین نمبر 6 قائداعظم کالونی چکری روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر1 محمد امین قریشی لیاقت کالونی چکری روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر2 محمد انور ناصر لیاقت کالونی چکری روڈ راولپنڈی۔

مسل نمبر 30249 میں عذرا یاسمین داؤد ملک زوجہ ملک داؤد احمد اقبال قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 226 گ-ب- ضلع فیصل آباد حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-1-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر زیورات کو فروخت کرکے پلاٹ نمبر 142 لین نمبر 6 برقبہ 15 مرلہ واقع احمد باغ راولپنڈی مبلغ 45000 روپے میں خریدا گیا۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عذرا یاسمین لین نمبر 6 قائداعظم کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر1 ملک داؤد احمد اقبال مسل نمبر 30248 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد امین لیاقت کالونی راولپنڈی۔

امداد طلباء

○ شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ 19- اکتوبر کو بے نظیر حکومت کے دو سال مکمل ہونے پر اپوزیشن کی طرف سے یوم سیاہ منائے جانے کی اپیل کے پیش نظر پنجاب میں حکومت نے بڑے پیمانے پر گرفتاریاں شروع کر دی ہیں- سرکاری ہدایت جاری کی گئی کہ "اہم شخصیت کا پتلا جلانے کا کوئی واقعہ نہیں ہونا چاہئے-" اس ہدایت کے بعد مختلف شہروں میں چھاپوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا- فیصل آباد، گجرات، ٹوبہ ٹیک سنگھ، شیخوپورہ، گوجرہ، راولپنڈی اور دیگر مقامات پر گرفتاریاں کی گئیں-

○ بی بی سی نے کہا کہ اعلیٰ فوجی افسروں کی گرفتاری کی اطلاعات سے پورے ملک میں سنسنی پھیل گئی ہے- حکومت اور فوج نے مزید تفصیلات سے آگاہ نہ کیا تو افواہوں کو روکنا مشکل ہو جائے گا-

○ گرفتار شدہ اعلیٰ فوجی افسروں کا لیڈر مفتی سعید بھی گرفتار کر لیا گیا ہے- ان افسران کا گروہ کچھ عرصہ سے انڈر گراؤنڈ سرگرم تھا- تمام ارکان باریش اور مذہب سے وابستگی رکھنے والے تھے- رہنمائی حاصل کرنے کے لئے 34 سالہ نوجوان عالم دین مفتی سعید کی اقامت گاہ پر جاتے تھے- اس کھیل کے ماسٹر مائنڈ بھی مفتی سعید تھے- اس کیس کے مرکزی کردار بریگیڈئر مستنصر باللہ کی راولپنڈی کے سبکدوش کور کمانڈر سے گہری دوستی تھی- اس گروہ کا آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل ریٹائرڈ جاوید ناصر اور جنرل حمید گل سے بھی رابطہ تھا-

○ گرفتار شدہ فوجی افسران پر اسلحہ کی سمگلنگ کا الزام ہے- بریگیڈئر مستنصر موقع پر گرفتار ہوئے- باغی گروپ کی سرگرمیوں کا علم درہ آدم خیل پر کسٹمز کی چیک پوسٹ پر تعینات کسٹمز حکام کی ایک کارروائی کے نتیجہ میں ہوا- بریگیڈئر مستنصر اور ائر ڈیفنس کمانڈ کے کرنل سرکاری جیپ پر اسلحہ خرید رہے تھے- جیپ کی تلاشی کے دوران اسلحہ برآمد کر کے پشاور کور ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دی گئی- مستنصر باللہ نے تفتیش کے دوران تمام گروپ کو بے نقاب کر دیا- میجر جنرل عباسی کی گرفتاری کی اجازت جنرل وحید سے حاصل کی گئی-

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے بہنوئی ناصر حسین کا پولیس نے 28- اکتوبر تک ریمانڈ لے لیا ہے- الزام لگایا گیا ہے کہ ان پر تھانے میں تشدد ہو رہا ہے- وزیراعظم کے بہنوئی جام صادق' اور سید مظفر علی شاہ کے معاون خصوصی کے قتل کے الزام میں ملوث ہیں- مرتضیٰ گروپ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ پولیس ناصر حسین کو اذیتیں دے رہی ہے-

○ مبصرین کا کہنا ہے کہ اعلیٰ فوجی افسروں کے خلاف ڈسپلنری ایکشن سے پاکستان کی فوج کا پیشہ وارانہ نظم وضبط پھر ثابت ہو گیا ہے- نظم وضبط کے لحاظ سے اس فوج کو بہترین فوج کہا جاتا ہے- پاک فوج کے اندر آج تک کوئی بغاوت عملی صورت اختیار نہیں کر سکی-

○ شارجہ ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ میں سری لنکا نے پاکستان کو شکست دے کر ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا ہے- اب فائنل سری لنکا اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ہو گا-

○ صدر لغاری نے کہا ہے کہ فوجی افسروں کی گرفتاری سے کہیں بے چینی نہیں ہے- افواہیں تو پھیلتی رہتی ہیں- انہوں نے کہا کہ دیندار آدمی غلط کام کرے تو اس کو پکڑنا کیسے غلط ہو گیا؟

○ سپریم کورٹ نے حلقہ 95 اور 181 میں ضمنی الیکشن روک دیا ہے-

○ لاہور میں وحدت روڈ پر سپاہ صحابہ کے ایک رکن کو ہلاک کر دیا گیا وہ شیعہ لیڈر ڈاکٹر محمد علی نقوی کے قتل کیس میں نامزد ملزم تھا-

○ بھارتی سپریم کورٹ نے مشہور فلم سٹار سنجے دت کو ضمانت پر رہا کر دیا ہے- 16 ماہ سے قید اس اداکار کو مسلمانوں کی حمایت کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار عارف نکئی نے اعلان کیا ہے کہ بدمعاشوں پر چھتر چلاؤں گا- پولیس مقابلے مجبوری ہیں- لوگوں کو سکھ چین نصیب نہ ہو تو میری حکومت کا کیا فائدہ- دو ڈکیتیوں پر ایس ایچ او کو اور چار ڈکیتیوں پر ڈی ایس پی کو معطل کر دیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ میں نے گورنر سے کہا ہے کہ وہ اور میں نقلی داڑھیاں لگا کر دورے کریں- ایسا دعویٰ نہیں کروں گا جس پر عمل نہ ہو- انہوں نے کہا کہ میں امپورٹڈ وزیر اعلیٰ نہیں ہوں- عام ایم پی اے جتنے ترقیاتی فنڈ لوں گا- اپوزیشن ارکان کو بھی یکساں بنیادوں پر فنڈز ملیں گے- 26- اکتوبر کو کلرکوں کے لیڈروں سے بات چیت میں معاملہ حل کر کے ہی اٹھوں گا-

اینٹی گیسٹر : معدہ میں جلن، درد، سوزش گیس، بدہضمی، بھوک
اور دائمی قبض - اور یجنل جرمن میڈیسنز فارمولا
چند خوراکوں میں سکون
مجاہد ہومیو کلینک رحمٰن کالونی ربوہ

اطلاع برائے تبدیلی فون نمبر
کرنل صلاح الدین احمد- ڈینٹل سرجن
کیولری ڈینٹل کلینک لاہور- فون: 666548

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FOREIGN EXCHANGE BUSSINESS
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 303235

اعتماد کا نام
بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
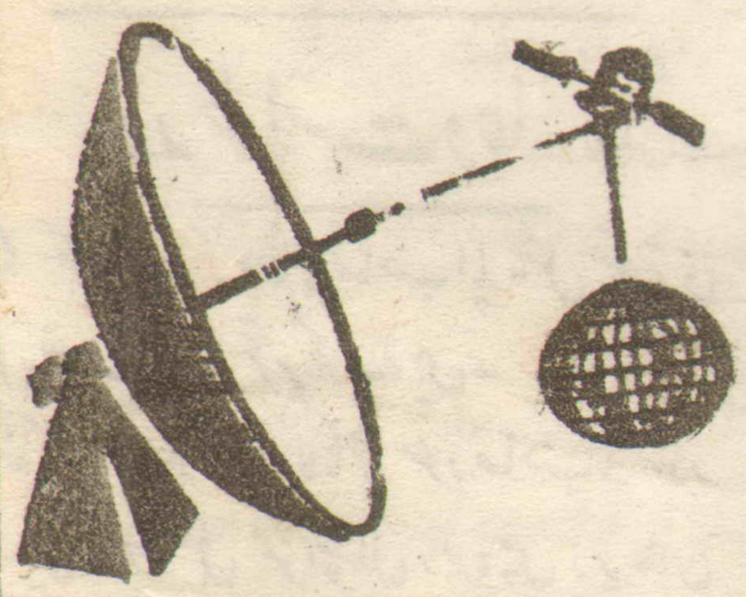
اقصیٰ روڈ بوہا مارکیٹ ربوہ
فون: 211806 :Ex

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور
فون : 631 1931 -636 6931

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات-
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی-
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837، گھر: 212175

تریاق اٹھرا	نورِ نظر کورس	اکسیر معدہ	قندِ شفاء	زدجامِ عشق
20/- ،40/- ،200/-	625/-	10/- ،20/-	2/- ،15/-	30 گولی 350/-

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون : 211538-04524